مسلمانوں کے لیے مشن

لاطینی امریکہ کے عیسائیوں کو مسلم دُنیا میں تبلیغ کے لیے تیار کیا جا رہا ہے۔

[Pulse کے ایک حالیہ شمارے میں اس کے اسٹاف رپورٹر سٹین گتھری کی ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ ذیل میں ماہنامہ فوکس (لیسٹر) کے شکریے کے ساتھ اس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔ مدیر]

"میرا یہ پختہ ایمان ہے کہ خداوند نے لاطینی امریکہ کے عیسائیوں کے لیے مسلم دُنیا میں ایک بہت بڑی فصل تیار کر رکھی ہے۔" یہ بات گرینڈ جنکش (کلوریڈو) میں قائم ایک تنظیم "فرینڈز آف ٹرکی" (احبابِ تُرکی) کے ڈائریکٹر سٹیو ہیگرمین نے اپنے ایک خطاب میں کہی۔

اُنھوں نے مزید کہا کہ "میری رائے میں خداوند نے ہم لوگوں کو جن کا تعلق شمالی یورپ اور شمالی امریکہ سے ہے، بنیادیں رکھنے کے لیے استعمال کیا ہے، لیکن فصل کاٹنے اور چرچ کی نشوونما کا بڑا کام غالباً لاطینی امریکیوں کے ذریعے انجام پائے گا۔"

ورلڈ ایونجلیکل فیلوشپ کے ڈائریکٹر انتظامیہ جناب ولیم ٹیلر نے تیس سال لاطینی امریکہ میں بسر کیے ہیں اور اس عرصے میں سے سات سال وہ گوئٹے مالا میں مقیم رہے ہیں۔ اس وسیع تجربے کے مالک جناب ٹیلر نے بتایا ہے کہ "لاطینی مشنوں میں ایسے رہنماؤں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے جو اس بات کے لیے کوشاں ہیں کہ اُن کے عوام کی اس حد تک تربیت ہونی چاہیے کہ وہ درپیش چیلنجوں کا مقابلہ کر سکیں۔" لاطینی امریکہ میں ایسے تربیتی پروگرام جاری ہیں جن میں مسلمانوں کے درمیان کام کرنے والے کارکنوں کی تیاری پر بھرپور توجہ دی جا رہی ہے۔ اس سلسلے کا بہترین پروگرام برازیل میں چل رہا ہے۔ یہ مشرقِ وسطیٰ میں کام شروع کرنے کی تیاری کے حوالے سے بہت جامع پروگرام ہے۔"

جناب ٹیلر نے مزید بتایا کہ "ورلڈ ایونجلیکل فیلوشپ اپنے انٹرنیشنل مشنری ٹریننگ پروجیکٹ کے ذریعے ایک نصاب تیار کر رہی ہے جو مسلمانوں کے درمیان کام کرنے والے لاطینی امریکی مشنریوں کو فراہم کیا جائے گا۔ یہ نصاب جون ۱۹۹۲ء تک تیار ہو جائے گا اور انٹرنیشنل مشنری ٹریننگ پروجیکٹ کے تحت اعلیٰ تعلیم کے لیے وظائف کی فراہمی کا بندوبست ہوگا۔"

جناب ٹیلر کے بقول "مشنوں کے کمیشن" کے پاس مسلم منسٹریوں کے لیے ایک ٹاسک فورس موجود ہے جس کے رابطہ کار ایک انگریز پیٹرک سکھ دیو ہیں۔ یہ ٹاسک فورس دُنیا کے مختلف حصّوں میں تبلیغی کام آگے بڑھانے کے لیے موجودہ علاقائی یا قومی نیٹ ورک استعمال کر رہی ہے۔ لاطینی

امریکہ میں ایک تنظیم Misiones Mundiales اس کام میں شریک ہے۔ جناب ٹیلر کے بیان کے مطابق یہ ارجنٹائن کی سرکردہ مشن تنظیموں میں سے ایک ہے۔ اس کے رہنما فیڈریکو برٹزی نے مسلمانوں کے درمیان لاطینی مشنوں کے موضوع پر ہسپانوی زبان میں دو کتابیں "صحرا میں نہریں" اور "اسلامی دُنیا میں لاطینی لوگ" کے نام سے لکھی ہیں جو گذشتہ سال شائع ہوئی ہیں۔

ثقافتی مماثلت سے دروازے کھلتے ہیں۔

سٹیو ہیگر مین نے کہا کہ برٹزی نے، جو لاطینی امریکہ کی مشنری تنظیم Comibam کے نائب صدر بھی ہیں، اُنہیں بتایا کہ لاطینی امریکہ کے عیسائیوں کے لیے مسلمان سب سے بڑا تبلیغی ہدف ہیں۔ جناب ہیگر مین کے خیال میں لاطینی عوام اور مسلمانوں کے درمیان معیارِ زندگی، تصورِ وقت، شکل و صورت اور عمارتی حسنِ ذوق جیسے اُمور میں ثقافتی مماثلتیں پائی جاتی ہیں۔ حتیٰ کہ ہسپانیہ میں سات سو سالہ مسلم اقتدار کے باعث اُن کی زبانیں بھی ملتی جُلتی ہیں۔ ہسپانوی، ترکی اور عربی زبانوں میں مماثلت ہے۔ مثال کے طور پر ان کے حروفِ علت ایک جیسے ہیں۔ عربی اور ہسپانوی زبانوں میں دو ہزار سے چار ہزار تک الفاظ مشترک ہیں۔ ترکی زبان نے عربی سے اگر ہزاروں نہیں تو سینکڑوں الفاظ مستعار لیے ہیں۔ اِس پس منظر میں لاطینی امریکہ کے لوگ مسلمانوں میں تبلیغِ عیسائیت کے کام کے لیے شمالی یورپ اور شمالی امریکہ کے لوگوں کے مقابلے میں کہیں آگے ہیں۔ حتیٰ کہ اُن شمالی امریکیوں سے بھی جنھوں نے مسلمانوں کی زبانیں جاننے اور اُن کی ثقافت کو سمجھنے میں کئی سال صرف کیے ہیں۔"

جناب ہیگر مین نے مزید بتایا کہ اُن کی ایک خاتون مشنری کئی سال سے استنبول میں مقیم ہے جس کا بیان ہے کہ "میں ترکی زبان مقامی لوگوں کی طرح بولتی ہوں مگر اس کے باوجود میرے ترک دوست میرے بارے میں کچھ تحفظ رکھتے ہیں۔" جناب ہیگر مین کے بقول اُس خاتون مشنری کو اپنے سماجی مرتبے کا احساس اُس وقت ہوا جب لاطینی امریکہ کے ایک مشنری کا عارضی طور پر تقرر اُسی شہر میں ہوا جہاں خاتون مشنری ایک عرصے سے کام کر رہی تھی۔ خاتون مشنری نے بیان کیا ہے کہ "لاطینی مشنری انگلیاں چٹخاتا اور گیت گاتا ہال میں داخل ہوتا تھا۔ وہ صرف چند روز وہاں رہا مگر لوگوں نے اس کے لیے دیدہ و دل فرشِ راہ کر دیے۔ میرے ترک دوستوں نے مجھے بتایا کہ وہ مجھے پسند کرتے ہیں۔ میں اُن کی دوست ہوں لیکن یہ نوجوان اُن میں سے ایک ہے۔"

جناب ہیگر مین کے ساتھ جناب ولیم ٹیلر نے بھی ان فوائد کو محسوس کیا ہے۔ جو لاطینی امریکیوں کو مسلم دُنیا میں حاصل ہیں۔ ان کے الفاظ میں " اولاً وہ آسانی سے مسلمان میں گھل مل جاتے ہیں۔ ثانیاً وہ مالی مشکلات برداشت کرنے کے لیے تیار ہیں اور مختصر سے بجٹ پر گزر بسر کر لیتے ہیں۔ اُن میں

درمیانے طبقے سے تعلق رکھنے والوں کی طرح بڑی بڑی توقعات و خواہشات نہیں ہیں۔ وہ شمالی امریکیوں کی طرح پُر آسائش زندگی اور بھاری بھرکم تنخواہوں پر اصرار نہیں کرتے۔ ثالثاً وہ تکالیف برداشت کرنے کے لیے آمادہ ہیں۔"

جناب ٹیلر نے مزید کہا کہ ایک شخص نے جب اُنہیں بتایا کہ "لاطینی امریکہ میں ہمارے اجداد نے جب پہلی بار مقدّس تعلیمات سنیں تو انہیں اِس کی بھاری قیمت ادا کرنی پڑی۔ اُن میں سے بعض کو ہراساں کیا گیا اور ظلم و تشدد کا نشانہ بنایا گیا اور بعض کو اپنی جان سے ہاتھ دھونے پڑے۔" تو وہ آنسو ضبط نہ کر سکے۔ اُس لاطینی شخص کے بقول "اب یہ ہمارے لیے اعزاز کی بات ہے کہ ہم مسلمانوں تک مقدّس تعلیمات پہنچائیں اور یسوع کے نام پر مصائب برداشت کریں۔"

خود کفیل مشن

جناب ٹیلر نے یہ بات بھی نوٹ کی ہے کہ مستقبل کے لاطینی مشنریوں کو جن بہت سی مشکلات کا سامنا ہے، اُن میں کامیابی کی مثالی توقعات، ناکافی تربیت، چرچوں کی طرف سے غیر یقینی مالی امداد، امداد فراہم کرنے والی ایجنسیوں کی کمی، عملی میدان میں ناقص نگرانی، حکمت عملی کی کمی، کرنسیوں کے تبادلے میں مشکلات اور منسٹری کے مقام پر رقم کے حصول اور ویزے کی مشکلات وغیرہ شامل ہیں۔ تاہم "مشنوں کا کمیشن" اور دیگر ادارے بعض مالی اور قانونی شعبوں میں عملی امداد فراہم کرنے کے لیے کام کر رہے ہیں۔

اُنہوں نے مزید کہا کہ "ہم سرمایہ کار کمپنیوں کے قیام کے لیے کوشش کر رہے ہیں۔ یہ کمپنیاں اُن قوموں میں کام کریں گی جن تک رسائی محدود ہے۔ ان کمپنیوں کے ذریعے لاطینی امریکیوں کو اُن ملکوں میں آمدنی اور روزگار کے ساتھ وہاں رہنے کا جواز مل جائے گا۔"، "شمالی امریکہ کا ایک چرچ، ایک میکسیکن چرچ کے ساتھ مل کر کام کر رہا ہے، جو مشرقِ وسطیٰ کے ایک ملک میں چرچوں کے قیام کے لیے اپنی ٹیمیں روانہ کرے گا۔ لاطینی امریکی چاہتے ہیں کہ اُس ملک میں کمپنیوں کے کام کے لیے قانونی ڈھانچہ فراہم کیا جائے۔" جناب ٹیلر نے یہ بھی کہا کہ "کچھ لاطینی مشنری مسلمانوں میں تبلیغ کرتے ہوئے پکڑے بھی جا سکتے ہیں اور اُنہیں دو ہفتوں کے لیے نظر بند کیا جا سکتا ہے اور ممکنہ طور پر اُن پر تشدّد بھی ہو سکتا ہے۔" تاہم اُنہوں نے واضح کیا کہ "امکانی مصائب کے واضح آثار دیکھ کر بھی لاطینی امریکی خدا کی ودیعت کردہ اس ذمہ داری کی انجام دہی سے نہ رُکیں گے۔ روح القدس نے دُنیا کے مشکل ترین "میدانوں میں سے ایک یعنی مسلمانوں میں کام کرنے کے لیے اُنہیں سوچ سمجھ کی صلاحیت دی ہے۔"